12032 ـ ختم قرآن کا جشن منانا

سوال

بعض عورتیں جب اپنی استانی سے قرآن مجید کا حفظ مکمل کرتی ہیں تو یہ چھوٹی سی تقریب اور جشن مناتی ہیں جس میں قرآن مجید کا آخری حصہ پڑھ کر پھر ابتدا یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی پانچ آیات پڑھتی ہیں اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ قرآت ختم نہ ہو، ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعریفات اللہ سبحانہ و تعالی کی ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں.

اما بعد:

حفظ قرآن مکمل کرنے کی تقریب اور جشن منانا سنت نہیں، کیونکہ یہ نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اس لیے اسے دین سمجھ کر کرنا بدعت شمار ہو گا، لیکن عام لوگ اسے ایک عادت سمجھ کر کرتے ہیں جس میں وہ حفظ قرآن کی نعمت پر خوشی و فرحت کا اظہار کرتے ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح کوئی گھر سے غائب ہو اور واپس آئے تو خوشی منائی جاتی ہے، یا پھر کسی کو کوئی ملازمت ملے تو خوشی کرتے ہیں، یا کوئی اچھا گھر مل جائے تو خوشی کی جاتی ہے.

اس لیے اگر اس بنا پر حفظ قرآن کی تکمیل کی تقریب ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس میں بغیر کسی تحدید اور تعیین کے قرآن کے ابتدا یا آخر سے کچھ آیات تلاوت کی جائیں یعنی آخر کو پہلے سے نہ ملایا جائے تو یہ بہتر ہے.

کیونکہ مجالس میں تلاوت قرآن کرنا سب سے بہتر ہے اور وہاں جمع حاضرین کو نصیحت کی جائے، لیکن قرآن مجید کی تلاوت ختم ہونے کے وقت دعا کرنے کے بارہ میں صحابی رسول انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ قرآن مجید ختم کرتے تو اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے دعا کرتے تھے، اس لیے اگر قرآن مکمل ہونے پر تلاوت کرنے والا دعا کرے اور وہاں حاضرین آمین کہیں تو یہ بہتر ہے.

معلمہ کو استانی یا شیخہ کا نام دینے میں کوئی حرج نہیں اس لیے سائلہ اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے آپ کو علم ہونا

چاہیے کہ آپ نے جس تقریب کا ذکر کیا ہے اس میں کوئی مانع نہیں، لیکن قرآن مجید کی آخری سورۃ پڑھ کر اسے ابتدا سے ملانے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اس طرح کرنے کی کوئی دلیل ہونی چاہیے، اس لیے کہ قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے اور عبادت میں وہی طریقہ اور کیفیت اختیار کرنا واجب ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالی آخرت کے دن کی امید رکھتا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہے .

كتبه: فضيلة الشيخ عبد الرحمن البراك

اور حدیث الحال المرتحل جسے امام ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں:

ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے ہاں کونسا عمل زیادہ محبوب ہے ؟

تو آپ نے فرمایا: الحال المرتحل

اس نے عرض کیا: الحال المرتحل کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا:

جو اول قرآن کو آخر کے ساتھ ملاتا ہے جب بھی ختم ہو دوبارہ شروع کر دے "

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اس طریق کے علاوہ ہم اسے ابن عباس سے نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں.

اس لیے ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" اس سے بعض نے یہ سمجھا ہے کہ جب قرآن مجید ختم ہو جائے تو سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی تین آیات پڑھنا ضروری ہیں، کیونکہ وہ فارغ ہوا اور پھر شروع کرے، لیکن صحابہ کرام اور تابعین سے ایسا کرنا ثابت نہیں، اور نہ کی کسی امام نے اسے مستحب قرار دیا ہے.

حدیث سے مراد یہ ہے کہ جب بھی کسی غزوہ سے واپس آئے اور دوسرے کے لیے سفر شروع کر دیا، یا پھر کسی بھی عمل سے فارغ ہوئے تو دوسرے میں شروع ہو گئے، تا کہ جس طرح پہلا مکمل ہوا ہے دوسرا بھی مکمل ہو.

لیکن جو بعض قراء کرام کرتے ہیں اس حدیث سے قطعا وہ مراد نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں: الاعلام (2 / 289).

واللہ اعلم .